احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029
جلد 48-83 نمبر 46 | ہفتہ | شوال۔1418ھ 28 تبلیغ 1377ھش 28 فروری 1998ء

ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 24)

قوم کی ترقی اور سربلندی کیلئے قناعت کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس کے دل میں قناعت ہو چاہے وہ امیر ہو یا غریب وہ اپنی حالت پر مطمئن ہو گا۔ اور جس کے دل میں یہ نہ ہو۔ وہ خواہ امیر ہو یا غریب اسے اطمینان حاصل نہ ہو گا۔ اور کبھی حاصل نہ ہو گا۔ اگر دنیا کی ساری دولت اور مال بھی اسے حاصل ہو جائے۔ تو پھر بھی وہ ستاروں کی طرف دیکھے گا۔ کہ یہ کیسے خوبصورت ہیں۔ یہ بھی مجھے حاصل ہو جائیں۔ ایسے شخص کو اگر ساری دنیا کا سونا، چاندی، لعل و جواہرات دے دئے جائیں۔ دنیا کی تمام نعمتیں اسے دے دی جائیں تمام لوگوں سے کھانے پینے کی اشیاء چھین کر اس کے سپرد کر دی جائیں۔ ہر قسم کے کپڑے سب سے لیکر اس کے حوالہ کر دئے جائیں۔ تو بھی وہ کبھی پاتال کی طرف دیکھے گا اور کبھی آسمان کی طرف۔ اور کہے گا نہ معلوم زمین میں کیا کیا خزانے اور کیا کیا چیزیں مدفون ہیں وہ مجھے مل جانی چاہئیں۔ اور نہ معلوم آسمان پر کیا کیا چیزیں ہیں۔ اور یہ چمکنے والے ستارے کس قدر قیمتی ہیں۔ یہ بھی میرے پاس ہونے چاہئیں۔ پھر اگر زمین کے سارے خزانے اور ساری قیمتی چیزیں بھی نکال کر اس کے حوالہ کر دی جائیں۔ اور آسمان کے ستارے بھی اس کو مل جائیں۔ تو بھی اسے صبر نہیں آئے گا۔ اور وہ اور کے لئے خواہش رکھے گا۔ مگر جس کے دل میں قناعت ہوگی اس کی یہ حالت ہوگی کہ وہ فاقہ سے رات کو سوئے گا۔ اور یہ کہتے ہوئے خدا کا شکر ادا کرے گا۔ کہ مجھے صبح تو کھانے کو روٹی مل گئی تھی۔ معلوم نہیں کتنوں کو صبح کی روٹی بھی میسر نہ آئی ہوگی۔ یا اگر دیندار ہو گا تو کہے گا (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے) میں بھوکا تو سویا مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ اور خواہ میری جان بھی بھوک سے نکل جائے میں کسی امیر سے سوال نہیں کروں گا۔ اور اس بات پر خوش ہونگا۔ کہ میں صرف اللہ کا ہی بندہ ہوں۔ بندوں کا بندہ نہیں بنا۔

تو اصل چیز دل کی قناعت ہوتی ہے۔ اور قوم کی ترقی اور سربلندی کے لئے اسی کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ جس قوم کے دل سے یہ نکل گئی۔ وہ قوم تباہ ہو گئی۔ اور تباہ ہو جائے گی۔ دیکھو ہمارے ملک کے زمیندار غریبی اور تنگ دستی میں جس اطمینان سے زندگی گذارتے ہیں۔ وہ یورپ کے بڑے بڑے مالداروں کو حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ یہاں کے نمبرداران کپڑوں کو جو ولایت کا چوہڑا بھی ردی کر کے پھینک دے۔ خوشی سے خرید کر پہنتے ہیں۔ مگر ان لوگوں میں چونکہ قناعت نہیں۔ اور ان میں ہے اس لئے ان کی زندگی ان کے مقابلہ میں آرام سے گذرتی ہے۔ یہ لوگ جوار کی روٹی کھائیں زمین پر سوئیں۔ اور پتھر کا تکیہ لگائیں۔ تو بھی کہتے ہیں۔ اللہ کا بڑا شکر ہے۔ مگر وہاں کا مالدار بھی یہی کہے گا کہ ہم بھوکے مر گئے۔ فاقہ زدہ ہو گئے۔ اور اس فاقہ کے یہ معنی ہوں گے کہ فلاں امیر نے آج جو کھانا کھایا ہے وہ اس نے نہیں کھایا۔ وہ کہے گا ہم چیتھڑوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ چیتھڑے یہاں لا کر بیچے جائیں تو یہاں کے کئی امیر انہیں خرید لیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دلوں سے قناعت اڑ گئی ہے۔ انہیں دولت کا نشہ ایسا چڑھ گیا ہے کہ جسے پورا کرنے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ کی خواہش لگی رہتی ہے۔ ان کی ایسی ہی حالت ہے۔ جیسے ایک شرابی کا جب تھوڑی دیر بعد نشہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تو وہ بے چین ہو کر اور مانگتا ہے۔ لیکن جو پیتا ہی نہیں وہ آرام سے لیٹا رہتا ہے۔ ہر نشہ والا حرص کی طرف جاتا ہے۔ اور اس کا پیٹ کبھی بھرتا ہی نہیں۔ کیونکہ نشہ کی کوئی حد ہی نہیں۔ کہ کہا جائے فلاں حد تک جا کر نشہ والے کو صبر حاصل ہو جائے گا۔ تو قناعت کے ٹوٹنے سے تو قومی عمارت کی ساری دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور اسی سے سب فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 18 نومبر 1921ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر، صدر انجمن احمدیہ رقم فرماتے ہیں۔
برادرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی ربوہ کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ شب درمیان 24/25 فروری چند گھنٹے بیمار رہ کر بعمر 80 سال وفات پا گئی ہیں۔ جنازہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد ظہر بیت المبارک میں پڑھایا۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ رفیق بانی سلسلہ داتا زید کا سیالکوٹ کی بہو اور چوہدری باغ دین صاحب باجوہ سکنہ چک نمبر 30/11 ساہیوال کی دختر تھیں۔ موصوفہ کے پسماندگان میں دو لڑکے لئیق احمد، نسیم احمد نیویارک امریکہ میں ہیں۔ دو بیٹیاں ہیں ایک میرے چھوٹے بھائی محمد اسلم باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا کی اہلیہ ہیں۔ اور دوسری چوہدری عزیز احمد صاحب کے بھتیجے شبیر احمد کی زوجہ ہیں موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرمہ ندرت جہاں صاحبہ بنت مکرم راجہ مسعود احمد نعیم صاحب F-67 اینگرو امپلائز کالونی ڈھرکی ضلع گھوٹکی کا نکاح ہمراہ مکرم قریشی بشیر احمد وقار صاحب ابن مکرم قریشی احمد حسن صاحب سرگودھا بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے مورخہ 97-12-28 کو محترم قریشی احمد حسن صاحب نے ڈھرکی میں پڑھا۔ عزیزہ ندرت جہاں مکرم پروفیسر محمد الدین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب آف جہلم کی نواسی ہے اور قریشی بشیر احمد وقار مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب آف بھیرہ کا پوتا اور مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت بھیرہ کا نواسہ ہے۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

○○○

جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28 تبلیغ 1377 ھش | 28 فروری 1998ء

ہمت' دلیری' تہوّر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہمت نہیں ہارنی چاہئے ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور صاحب ایمان بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ صاحب ایمان دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہوّر ہوتا ہے صاحب ایمان میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ ہمت نہیں ہارنی چاہئے یہ ہمارے لئے مشعل راہ بن جانا چاہئے۔ جو کام ہم نے سوچ سمجھ کر شروع کیا ہے اس کو منطقی نتیجہ پر پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اور اسے اخلاق فاضلہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ ہمت کو خاص طور پر دین کی نصرت اور تائید کے لئے زیادہ اہمیت دی جانی چاہئے۔ جو کام ہم دین کی نصرت اور تائید کے لئے شروع کرتے ہیں۔ انہیں تو کبھی بھی تھک ہار کر چھوڑنا نہیں چاہئے اگر ہم ایسا کریں گے تو اس کا نام بزدلی ہو جائے گا۔ دوسرا لفظ جس پر غور کی ضرورت ہے وہ بزدلی ہے۔ اور اس کے بعد حضرت صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ صاحب ایمان دلیر اور شجاع ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شرط بھی لگا دی ہے۔ اور وہ شرط ہے موقع شناسی کی یعنی دلیر اور شجاع تو ہو لیکن یہ نہیں کہ موقع شناسی نہ کرے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جو موقع شناسی سے کام نہیں لیتا وہ تہور کا اظہار کرتا ہے۔ گویا کہ دلیری اور تہوّر میں نمایاں فرق فرما دیا۔ جو کام تہوّر سے کیا جاتا ہے اس میں شتاب کاری بھی پائی جاتی ہے اور یہ عام طور پر ایسی ہی بات ہے کہ جو انسان جلدی جلدی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور سوچتا کم ہے اس کے راستے میں گڑھے ہی گڑھے ہوتے ہیں وہ گرتا چلا جاتا ہے۔ کام کو ہمت کے ساتھ کرتے ہوئے دلیرانہ رنگ دیتے ہوئے ہوشیاری اور تحمل کو ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔ دراصل ہمت دلیری اور تہوّر موقعہ شناسی ہوشیاری اور تحمل یہ الفاظ نہایت قابل غور اور قابل عمل ہیں۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ اس ارشاد کی روشنی میں ہمیں ان پر غور بھی کرنا چاہئے اور عمل بھی۔ یعنی جس جس رنگ میں حضرت صاحب نے فرمایا ہے اسی طرح ان پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر گھر پہ برکتوں کا ہمیشہ رہے نزول
راحت ہر ایک دل میں ہو کوئی نہ ہو ملول
غم کی گھڑی جو آئے تو اک لمحہ بھر کو آئے
اور ہو خوشی کا وقت تو مل جائے اس کو طول
جو کچھ کہا ہے میں نے وہ سن لے مرے مجیب
مولا مری دعاؤں کو اس طرح کر قبول

ابو الاقبال

O

یہ جو تصویر ہے آپ کے سامنے
یہ مرا باپ ہے
ایک دہقاں ہے یہ
کام کر کر کے ظالم کڑی دھوپ میں
رنگ جھلسا ہوا
پاؤں پہ دھول کپڑے بھی ہیں ملگجے
کھیتی باڑی، مشینیں ہیں دو مشغلے
خدمتِ دین میں بھی یہ مشغول ہے
یہ مرا باپ ہے
دوستوں کے لئے ٹھنڈے اور میٹھے
پانی کی جوئے رواں
پر غضب میں جو آئے تو آتش فشاں
اس کی فطرت میں شعلہ بھی شبنم بھی ہے
خوش نوائی بھی ہے' لہجہ برہم بھی ہے
لیکن اک بات ہے
کوئی شکوہ نہیں ہے
شکایت نہیں دل میں کینہ نہیں
عیب جوئی؟ نہیں
نکتہ چینی؟ نہیں
بدگمانی؟ نہیں
بے یقینی؟ نہیں
اس میں شفقت بھی ہے
سخت گیری بھی ہے
خُوئے سلطانی شانِ فقیری بھی ہے
حوصلہ بھی ہے اس میں شجاعت بھی ہے
بے نیازی بھی' رنگِ محبت بھی ہے
تمکنت بھی ہے اور انکساری بھی ہے
وضع داری بھی ہے خاکساری بھی ہے
خیر خواہی بھی ہے، بہرِ خلقِ خدا
بہرِ دینِ خدا جانثاری بھی ہے
عزم اور حوصلے میں تو یہ فرد ہے
آہنی مرد ہے
یہ مرا باپ ہے
کوئی کرتا ہے کیا؟
یہ نہیں جستجو
کوئی کہتا ہے کیا
دل پہ لیتا نہیں
محوِ ماضی نہیں
حال میں مست ہے
بود کا غم نہیں
قائلِ است ہے
فکرِ فردا نہ فکرِ کم و بیش ہے
مردِ درویش ہے
یہ مرا باپ ہے

(صاحبزادی) امتہ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب

امام جماعت احمدیہ الثالث

مہربان، مشفق، مجسّم پیار کا پیکر حسیں
رشکِ مہر و ماہ تھی وہ نور سی روشن جبیں
نفرتوں کی آندھیوں میں وہ محبت کا سفیر
بھول جائیں اس کی شفقت، یہ تو ممکن ہی نہیں

گرمی اپنے عروج پر تھی۔ دوپہر کے وقت باہر نکلنے پر محسوس ہوتا کہ سامنے جیسے آگ کے الاؤ سے اٹھ رہے ہیں۔ وسطی سندھ میں گرمی ویسے ہی بڑی شدید ہوا کرتی ہے۔ مگر 1982ء میں گرمی کا رنگ ہی کچھ اور تھا۔ تقریباً دو بجے دوپہر ہمیں شدید گردے کا درد شروع ہو گیا۔ درد چونکہ پہلی مرتبہ ہوا تھا اس لئے گھر میں ہنگامی ضرورت کے لئے کوئی دوا وغیرہ نہ تھی۔ باہر دوکانیں بند اور ہو کا عالم طاری تھا۔ بڑی مشکل سے ایک سٹور سے درد کم کرنے کی (PAIN KILLER) دوا ملی۔ شام کے وقت ڈاکٹر صاحب بلائے گئے۔ اور باقاعدہ علاج شروع ہوا۔ خاکسار کے ذمہ ان دنوں قائد ضلع کی خدمت سپرد تھی۔ قائد علاقہ محترم سید رشید طارق تھے۔ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد اس وقت شدید علیل تھے۔ آپ کی صحت سے متعلق تازہ ترین اطلاع سید رشید طارق کی وساطت سے ہم تک پہنچتی جو آگے قائدین کے ذریعہ ہم پورے ضلع میں پہنچاتے۔ (سید رشید طارق بعد میں جوانی کے عالم میں ہی فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے) ہماری بیماری کے دوران نائب قائد ضلع مکرم محمد اشفاق صاحب جو اس وقت ہمارے پڑوسی بھی تھے، حضرت صاحب کی صحت سے متعلق اطلاع آگے دوستوں تک پہنچاتے۔ ایک دن اطلاع ملی کہ حضرت صاحب کی صحت بہت بہتر ہے۔ اور آپنے RECOVER کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ خوش کن اطلاع سن کر دل کو اطمینان ملا۔ فوری طور پر حسب سابق پوری جماعت کو اطلاع کروائی گئی۔ نیز مزید عاجزی اور انکساری سے حضرت صاحب کی مکمل صحتیابی کے لئے دعاؤں میں تیزی آگئی۔ مگر دوسرے یا تیسرے دن ہی ہم نے ایک ایسا خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر سے واضح طور پر لگتا تھا کہ حضرت صاحب ہم سے جلد جدا ہو رہے ہیں۔ انہیں سوچوں میں گم طبیعت بہت پریشان تھی۔ ایک اپنی بیماری کے باعث بستر علالت پر دوسرے حضرت صاحب سے متعلق تازہ خواب کی بناء پر صبر کا دامن چھوٹ چھوٹ جاتا۔ آخر آنسو پلکوں کا بند توڑ کر نکلنا شروع ہو گئے ہماری بیگم نے سمجھا کہ شائد گردے کا درد پھر شروع ہو گیا ہے۔ گھبرا کر ڈاکٹر کو بلانے کا پوچھا مگر ہم نے منع کر دیا پھر جب اپنا خواب سنایا تو پہلے جیسے یقین نہ آتا ہو اور کہنے لگیں کہ ابھی کل ہی تو اطلاع آئی ہے کہ آپ پہلے کی نسبت بہت ٹھیک ہیں۔ مگر پھر اپنا ایک پچھلی خواب سوچ کر پریشان ہو گئیں۔

ہمارے پہلے اور بڑے بیٹے اورنگزیب علوی کی پیدائش سے پہلے لیڈی ڈاکٹر نے بتایا کہ جڑواں بچوں کی وجہ سے ممکن ہے اپریشن کرنا پڑے۔ اپریشن کا سن کر بیگم بہت پریشان تھیں۔ دوا کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی جاری تھیں۔ اکتوبر 1981ء کے آخر میں بیگم نے اپنا خواب سنایا کہ میں نے خواب میں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحب حرم (اول) حضرت امام جماعت الثالث سے درخواست کی ہے کہ لیڈی ڈاکٹر نے اپریشن کا بتایا ہے آپ میرے لئے دعا کریں۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے دعا کی درخواست سنی اور خاموشی سے سفید ویگن میں بیٹھ کر بیت المبارک کے سامنے والی سڑک سے چلی گئیں۔ ہمیں اگرچہ خوابوں کی تعبیر کے علم میں زیادہ ادراک نہیں۔ پھر بھی جو تھوڑا بہت مطالعہ ہے اس کی بنیاد پر ہم نے بیگم کو جب تعبیر بتائی۔ تو وہ بہت پریشان ہوئیں۔ اور پھر قریباً ایک ماہ بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم اس دنیائے فانی کو چھوڑ گئیں۔ جونہی ہماری بیگم کو اپنا یہ خواب یاد آیا۔ تو وہ بھی پریشان ہو گئیں اور پھر ایک یا دو روز بعد حضرت صاحب کی وفات کی المناک خبر آگئی۔ احباب جماعت کو ان کے حالات کے مطابق جو بھی سواری میسر آئی۔ ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ادھر ہم اس محبوب آقا کی جدائی کی خبر سن کر سینکڑوں میل دور بستر علالت پر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ مگر اپنے پیارے امام کے آخری دیدار کی حسرت پوری ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ ڈاکٹر سے مشورہ کیا گیا کہ آیا سفر کی اجازت مل سکتی ہے؟ مگر اجازت نہ ملنے کی وجہ سے ہمیں یقین ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحبان اپنے پیشے کے اعتبار سے بہت سنگدل ہوا کرتے ہیں۔

ستمبر 1965ء کی جنگ کے دوران ہم سندھ سے اپنا سکول سرٹیفکیٹ لے کر مرکز میں پڑھنے کے لئے آگئے۔ اس وقت ہم نویں کلاس کے طالب علم تھے۔ بڑے بھائی پہلے ہی ٹی۔ آئی کالج میں پڑھ رہے تھے۔ ان کی زبانی ہم نے اس وقت کے ان کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی بارعب اور پروقار شخصیت سے متعلق بہت ساری باتیں سن رکھی تھیں۔ ہمارا دل چاہتا تھا کہ ہم بھی جلدی سے میٹرک کرلیں اور پھر ٹی۔ آئی کالج میں داخلہ لیں تاکہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی دلنواز شخصیت سے متعلق سنی گئی باتوں کا خود مشاہدہ کریں۔ مگر نومبر 1965ء میں حضرت امام جماعت الثانی کی وفات کی وجہ سے جب آپ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام بنے تو آپ کو کالج کی پرنسپل شپ چھوڑنا پڑی اور ہمارا یہ معصوم اور بچگانہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ نومبر 1965ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ ہم نے آپ کا آخری دیدار کیا۔ وہ عظیم رہبر ابدی نیند سو رہا تھا جس نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک دنیائے مذہب میں اپنی خداداد فہم و فراست کے طفیل ایک ہلچل مچائے رکھی۔ 33،32 سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی وہ منظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ دن ڈھل چکا تھا۔ اور تھکا ماندہ اداس سورج مغرب کی طرف غرب ہونے کے لئے اپنی منزل کی طرف رواں تھا۔ حضرت مرزا ناصر احمد نظر جھکائے، مجسم کوہ وقار اپنے عظیم مربی۔ عظیم رہنما اور عظیم باپ کے تابوت کو کاندھے پر اٹھائے بہشتی مقبرہ کی طرف آرہے تھے۔ حضرت ثاقب زیروی کا یہ شعر

دن ڈھل گیا تو درد نصیبوں کا قافلہ
کاندھے پہ آفتاب اٹھائے ہوئے چلا

شعر سے زیادہ کسی مصور کی پینٹنگ محسوس ہوا۔ لیکن کوئی مصور بھی اس منظر کی حقیقت کو اس سے زیادہ مؤثر رنگ میں کب (PAINT) کر سکتا ہے؟ صرف ایک لمحہ کو اس حسین چہرے پر ایک ہلکی سی نظر پڑی۔ زیادہ دیکھتے بھی کیسے؟ کہیں آفتاب کو بھی نظر بھر کر دیکھا جا سکتا ہے؟ محترم ثاقب زیروی کے اس شعر میں (جی چاہتا ہے) "آفتاب" کے کاندھوں پر "آفتاب" کے الفاظ کے اضافے کی جسارت کروں۔ اور پھر 17 سال بعد ہم چشم تصور سے دیکھ رہے تھے کہ ایک اور آفتاب کے کاندھے پر یہ امن کا "شہزادہ" محبت کا سفیر اور سورج ایسا نورانی وجود پھر بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہا تھا۔ ہم سے دور ہمیشہ کے لئے لیکن صرف مادی طور پر۔

1974ء میں ہم لاہور میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ چھٹیوں کی وجہ سے ربوہ آئے۔ احمدیوں کے خلاف ملک بھر میں ایک شدید لہر اٹھی ہوئی تھی ان دنوں کس طرح جماعت احمدیہ کے تیسرے امام صبر و ثبات کی چٹان بن جاتے ہیں۔ کئی دن اور کئی راتیں مسلسل ایک لمحہ سوئے بغیر دیتے ہیں۔ پورے پاکستان میں پھیلی ہوئی ان کی جماعت کے خلاف جو [illegible] ہیں ان کا ایک کنبہ ہے نفرت کی آگ لگی ہوئی ہے۔ دکانیں اور گھر لوٹے اور جلائے جا رہے ہیں ہر گھنٹی، ہر دستک، ہر خط اور ہر فون ان کی جماعت کے خلاف ایک نئے ظلم کی اطلاع لئے ہوئے آتا ہے۔ مگر وہ امن کا شہزادہ اور محبت کا سفیر، کسی دنیاوی طاقت سے احتجاج نہیں کرتا۔ حفاظت کی بھیک نہیں مانگتا، انسانی عظمت کا یہ کوہ وقار اگر جھکتا ہے تو صرف اپنے رب کے حضور۔

1975ء میں ہم نے نواب شاہ میں وکالت شروع کر دی۔ اسی دوران فیڈرل سیکورٹی فورس (FSF) میں انسپکٹرز کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ ہم نے بھی درخواست دے دی۔ ساتھ ہی حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں دعا اور مشورہ کے لئے خط لکھ دیا۔ کراچی میں ہم انٹرویو اور فزیکل ٹیسٹ میں کامیاب ہوئے۔ چند روز کے بعد ہمیں سیلیکشن (SELECTION) کا لیٹر موصول ہو گیا۔ دوسرے دن حضرت صاحب کی طرف سے بھی خط کا جواب آگیا اور تحریر تھا۔ "آپ وکالت جاری رکھیں"۔ ہم نے FSF میں جانے کا خیال ترک کر دیا اور وکالت پر پوری توجہ دینا شروع کر دی۔ بعد میں FSF کا جو انجام ہوا اسے دیکھ کر اندازہ ہوا کہ حضرت صاحب کا مشورہ کتنا صحیح اور مناسب حال تھا۔ 1979ء میں قیادت ضلع کی عظیم ذمہ داری کی سعادت ہمارے حصہ میں آئی۔ سال میں کئی مرتبہ ربوہ آنے کا موقعہ ملتا۔ حضرت صاحب سے اجتماعی اور انفرادی ملاقات کے مواقع بھی میسر آتے۔ آپ سے ملاقات کے لمحے۔ آپ کی باتیں آپ کے ساتھ بنی تصویریں۔ ہماری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ بہت محبت کرنے والے۔ پیار بانٹنے والے اور دنیا سے نفرت کے خاتمے کے لئے کوشاں وجود کو ہم "سفیر محبت" کیوں نہ کہیں۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" آپ کا دیا ہوا یہ ماٹو (MATTO) دنیا بھر میں بہت مقبول ہوا۔ قدرت نے آپ کو بہت اچھا حافظہ دیا تھا۔ ربوہ کو سرسبز اور شاداب بنانے میں آپ کی توجہ کا بہت حصہ ہے۔ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجانے کی ہدایات تھیں۔ طالبعلموں سے بہت پیار تھا۔ ذہین طالبعلموں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے اس سلسلہ میں میڈلز کا سلسلہ جاری کیا۔ آپ فرماتے ہمیں ڈاکٹر عبدالسلام جیسے دس ہزار سائنسدان چاہئیں۔ افریقہ کے پسماندہ علاقے کے لئے سکول اور ہسپتال کے قیام کے اسکیم بنائی افریقہ کے دورہ پر جاتے تو غریب اور نادار سیاہ فام افریقی بچوں کو بھی اتنی ہی محبت دیتے جتنی دوسروں کو بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات کے بعد آپ نے بہت دعاؤں کے بعد حضرت سیدہ طاہر صدیقہ صاحبہ سے دوسری شادی کی۔ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ کی ہمشیرہ محترمہ منصورہ خان صاحبہ آف نواب شاہ سندھ کی بیان کردہ روایت کے مطابق دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امور کے سلسلہ میں مصروفیت کے باوجود حضرت صاحب گھر میں بھی زیادہ وقت دینے کی کوشش کرتے۔ (محترمہ آپا) طاہرہ صدیقہ صاحبہ کو خوشی اور دلداری کا بہت خیال رکھتے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بڑی تفصیل سے سمجھاتے۔ گھر میں آپ کا طرز عمل (-) اس ارشاد مبارک کہ "تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے اچھا ہے" کے عین مطابق تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ ہمیں آپ کے بتائے ہوئے اور سکھائے ہوئے بہترین اصول زندگی پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔

ایک اچھی بات

حقائق اور معارف کا تعلق علوم سے ہے جس قدر معرفت وسیع ہوگی حقائق کھلتے جائیں گے۔ پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک اور صاف کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

رانا ارسال احمد مربی سلسلہ

مکرم رانا ریاض احمد صاحب

ابن رانا عبد الستار خان صاحب ٹاؤن شپ لاہور

2 فروری 1994ء کو سہ پہر تین بجے کے قریب ایک ویگن میں سوار دس معاندین احمدیت نے خاکسار کے والد صاحب پر ایک پرجوش داعی الی اللہ ہونے کی بناء پر حملہ کیا۔ جو اس وقت اپنے گھر کے سامنے لیٹے ہوئے تھے۔ حملہ آوروں نے انہیں زدوکوب کرنے کے بعد اغواء کی کوشش کی اسی اثناء میں خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رانا ریاض احمد صاحب گھر سے باہر آئے اور والد صاحب کو بچانے کی کوشش کی تو ایک بدبخت نے ان پر فائر کر دیا۔ جو پیشانی پر لگا جس کی بناء پر بھائی جان بے ہوش ہو کر گر گئے اور حملہ آور والد صاحب کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد ریاض صاحب کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اور زندگی بچانے کی تمام تر کوششیں کی گئیں۔ دوا کے ساتھ دعاؤں اور صدقات سے بھی انسانی کوششوں کو انتہاء تک پہنچایا گیا۔ لیکن خدا کی تقدیر غالب آئی اور بھائی جان اپنے مقدس انجام کے ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم یقیناً اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں جب اس المناک واقعہ کی اطلاع پہنچی تو آپ نے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا!

پیارے مکرم رانا ستار صاحب

(سلام)

پیارے عزیزم رانا ریاض احمد کی... (خدا کی راہ میں قربانی) کی اطلاع ملی ہے۔ .... (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) خوش نصیب ہے آپ کا بیٹا جو.... (خدا کی راہ میں قربان ہو کر) زندہ جاوید ہو گیا۔ وقتی طور پر اس کا بہت افسوس ہے لیکن خدا (-) کی نگاہ میں یہ بہت بڑی سعادت ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ تاریخ احمدیت میں ستاروں سے بڑھ کر چمکے گی۔ اور لوگ عزت سے یاد کریں گے اور فخر سے نام لیں گے۔

مبارک ہے وہ خاندان جس کے حصہ میں یہ عظیم سعادت آئی ہے۔

اور ہمارے خاندان اور غم کے بارے میں فرمایا!

"جماعت کا کوئی فرد جب ایسی حالت سے گزرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا غم مجھے پہنچتا ہے۔ لیکن میں ایسے غم خدا کے سپرد کر دیتا ہوں (میں اپنے غم اور حزن اور آنسو اللہ کے حضور پیش کرتا ہوں) اللہ آپ کے ساتھ ہو اور ساری جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے"۔

جس جماعت کو عرش کے خدا نے اتنی محبت کرنے والا امام عطاء کیا ہو اس کے لئے یہ دنیوی صدمات بھلا کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور آپ ہمیشہ دکھے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھاتے رہیں۔

ہم بہن بھائیوں میں سب سے بڑے رانا ریاض احمد صاحب 15 مارچ 1954ء کو ضلع دہاڑی کے ایک گاؤں چک 285/E.B میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اسی گاؤں میں حاصل کی۔ اور دیہاتی ماحول میں اپنے بچپن کے ابتدائی ایام گزارے۔ میٹرک کا امتحان 1972ء میں چک نمبر 269/E.B سے پاس کیا۔ بعدہ 1972ء میں ہی لاہور ریلوے میں بطور الیکٹریشن ملازمت اختیار کی۔ لیکن پھر جلد ہی اپنا پرائیویٹ کاروبار بلڈنگ میٹریل کی شکل میں شروع کیا۔

بھائی جان کی ابتدائی پرورش ہمارے دادا جان اور نانا جان کی سرپرستی میں ہوئی۔ اور یہ دونوں ہی وہ بابرکت وجود ہیں جو امامت ثانیہ کے ابتدائی دور میں خود بیعت کر کے احمدیت کے نور سے منور ہوئے اور پھر اپنی ذریت میں بھی اس نور کو ہمیشہ کے لئے راسخ کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں پر ابدالآباد تک اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ آمین

بھائی جان اپنے بزرگوں کی معصوم اداؤں کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ انتہائی ملنسار، منکسرالمزاج اور طبیعت بھی شگفتہ پائی تھی۔ مزاح میں ایسی شائستگی ہوتی کہ اس میں کبھی کسی کی تحقیر مقصود نہ ہوتی اور محفل میں رنگینی بھی پیدا ہو جاتی۔ زندگی بھر کبھی کسی سے جھگڑا کیا نہ کسی کی حق تلفی کی بلکہ اکثر ایسا ہوتا کہ خود مشکل میں پڑ کر دوسرں کی ضرورتوں کو پورا کیا۔ آپ کا کاروبار ہی ایسا تھا کہ روزانہ غریب طبقہ کے افراد سے واسطہ ہوتا۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ کوئی شخص سامان کرایہ پر لے گیا اور جب واپس کرنے آیا تو اپنا رونا دھونا شروع کر دیتا کہ میں نے فلاں کام کیا لیکن اس میں نقصان ہوا۔ تو آپ اکثر بل میں سے رقم کم کر دیتے بلکہ یہاں تک کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا ایک ہیروئین کا مارا ہوا کارپینٹر سامان واپس کرنے آیا مہینے ڈیڑھ مہینے بعد اس کی طرف پانچصد کے قریب رقم بنی لیکن وہ اپنی کمائی نشے میں ہی برباد کرتا رہا سامان دیتے وقت اس نے کہا کہ میرے پاس صرف سو روپیہ ہے۔ بھائی جان نے وہ سو روپیہ بھی اس کو واپس کر دیا اور مزید رقم دیکر اس کو ہمدردانہ سمجھاتے رہے کہ تم اپنے بیوی بچوں پر رحم کرو۔ اور آئندہ سے ایسی بری عادت کو ترک کر دو۔

اسی طرح ایک دو یتیم بچوں کی پڑھائی کا خرچ بھی آپ انتہائی راز سے ادا کرتے رہے جس کا علم ہمیں اس وقت ہوا جب بھائی جان کی راہ مولیٰ میں قربانی کے کچھ عرصہ بعد وہ لڑکا سکول کی فیس اور کتابوں کے لئے رقم لینے گھر آیا۔

ہمدردی خلق آپ کی طبیعت کا حصہ تھی۔ دوسروں کی خدمت اور ہمدردی کے بہانے تلاش کرتے رہتے تھے۔

ایک دفعہ شدت کی گرمی تھی اور دوپہر کا وقت تھا اچانک آپ نے دیکھا کہ گھر سے کچھ فاصلہ پر سڑک کے کنارے ایک شخص گرا پڑا ہے جلدی سے اس کی طرف لپکے اسکے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اس کو اٹھا کر گھر لے آئے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے کچھ دیر اس کے بدن کو دباتے رہے۔ آخر اس کو ہوش آیا۔ اس کو نہایت ہمدردی کے ساتھ تسلی دیتے ہوئے بتایا کہ اس طرح ہم تمہیں سڑک سے اٹھا کر لائے ہیں۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟ تمہیں کیا ہوا تھا۔ چنانچہ استفسار پر اس نے بتایا کہ میں نے صبح سے ناشتہ نہیں کیا تھا۔ بھوک کی وجہ سے حالت غیر ہو رہی تھی۔ مزدوری کرنے گیا تھا مالک کی خواہش کی مطابق کام نہ کر سکا تو اس نے چھٹی کروا دی۔ سوچ رہا تھا کہ گھر کیا لے کر جاؤں کہ اس پریشانی کے عالم میں طبیعت خراب ہو گئی اور چکرا کر گر گیا۔ اس کی بات سن کر تو بھائی جان جیسے موم ہو گئے۔ خاموشی سے اندر گئے کھانا وغیرہ تیار کروایا۔ اور کچھ مالی مدد کے بعد اس کو رخصت کیا۔ اس طرح کی ہمدردی کے بے شمار واقعات ہیں۔ اور سب کا ذکر کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

ایک دفعہ جنرل ہسپتال میں کسی مریض کے لئے خون کے عطیہ کی ضرورت تھی زعیم صاحب حلقہ کا پیغام ملتے ہی ہسپتال پہنچ گئے۔ لیکن ڈاکٹروں نے خون لینے سے انکار کر دیا بھائی جان کی شیو بڑھی ہوئی تھی اور ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ شخص چالیس سال سے اوپر کا ہے۔ اس لئے ہم خون نہیں لیں گے۔ اس کے بعد اکثر شیو بنا کر رکھتے اور زعیم صاحب کو کہتے رہتے کہ آئندہ بھی ضرورت ہو تو ضرور خدمت کا موقع دیں۔

غرض اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن کو عموماً اہمیت نہیں دی جاتی لیکن بھائی جان کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ سڑک پر سے گذرتے ہوئے کتیا کا چھوٹا سا پلا موٹر سائیکل کے نیچے آگیا اس کا سر بری طرح کچلا گیا۔ اور وہ ضربات کی شدت کے باعث چلا رہا تھا اور اس کی زندگی کے کوئی آثار نہ تھے۔ بھائی جان جلدی سے گھر گئے اور برتن میں پانی لا کر اس کے سر پر ڈالنا شروع کر دیا کچھ ہی لمحوں کے بعد اس کے چلانے کی آواز بند ہو گئی۔ جیسے اس کو سکون مل گیا ہو لیکن وہ چوٹ اتنی گہری تھی کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اور چند گھنٹوں کے بعد مر گیا۔ اس کی موت تو یقینی ہی تھی لیکن اس کی تکلیف آپ دیکھ نہ سکتے تھے گویا کہ حضرت بانی سلسلہ کی ہدایت کہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا"۔ پر عمل کی پوری کوشش کرتے تھے۔ عموماً ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور حیوانوں کی ایسی تکلیف میں ان کو کوئی اہمیت نہیں دیتا سوائے اس کے جو یہ عرفان رکھتا ہو کہ یہ میرے خدا کی مخلوق ہے۔ خدا کی محبت تقاضہ کرتی ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی و رحمت کا سلوک کیا جائے۔

اس ضمن میں ایک چھوٹا سا واقعہ ہے کہ ایک سال بارشیں معمول سے کچھ زیادہ ہوئیں ایک گڑھے میں کتیا نے بچے دیئے ہوئے تھے اور بارشوں کا پانی اس میں چلا گیا۔ پلے ابھی بالکل چھوٹے تھے چنانچہ آپ نے ان کو وہاں سے پکڑ پکڑ کر باہر نکالا اور ایک اونچی محفوظ جگہ پر رکھ دیا اور اس طرح ان کی زندگی بچائی۔

ہمدردی خلق تو جیسے آپ کی طبیعت میں رچ بس گئی تھی۔

محلہ کے یتیم و بیواؤں کی اکثر مالی امداد حسب توفیق کرتے رہتے۔ اکثر غریب لوگ گھریلو استعمال کے لئے لکڑی بطور ایندھن استعمال کرتے تھے۔ وہ جب بھی مطالبہ کرتے ان کی ضرورت پوری کرتے۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ ان کی طرف سے پیغام آجاتا کہ ایندھن ختم ہو گیا ہے مزید بھجوا دیں تو اسی وقت کلہاڑے سے لکڑیوں کو پھاڑنا شروع ہو جاتے اور خود ان کے گھر تک چھوڑ کر آتے۔ بعض اوقات یہ خدمت میرے سپرد بھی کی۔

بھائی جان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں اور خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ طبیعت میں نہایت سادگی اور انکسار تھا۔ بچپن کے واقعات میں سے ایک واقعہ اپنے اندر ایک عجیب معصومیت کا رنگ رکھتا ہے۔ ایک دفعہ آپ کو کسی لڑکے نے پیٹ دیا اور آپ روتے روتے گھر آئے والد صاحب کو جب علم ہوا کہ مار کھانے کے بعد روتا ہوا گھر آیا ہے تو اللہ دے اور بندہ لے والی بات تھی اور اس کے ساتھ یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد کبھی روتے ہوئے گھر نہ آنا (جیسا کہ خاکسار پہلے ذکر کر چکا ہے کہ بھائی جان کی طبیعت میں لڑائی جھگڑے والا کوئی پہلو تھا ہی نہیں جس پر والد صاحب کو بطور اصلاح کے یہ قدم اٹھانا پڑا کہ بزدلی پیدا نہ ہو) اسی وقت رونے کی آواز تھم گئی اور کچھ دیر کے بعد ایک اور بچہ روتا ہوا گھر آیا پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ریاض نے مجھے مارا ہے جو ناقابل یقین بات تھی کیونکہ وہ بھائی جان سے عمر اور ظاہری وضع قطع میں کافی طاقتور دکھائی دیتا تھا۔ بھائی کی زندگی کا یہ واحد واقعہ ہے شاید یہ ایک اضطراری کیفیت تھی کہ تازہ سرزنش نے مجبوراً پنجہ آزمائی پر آمادہ کیا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے کو زیر کرنے اور بدلہ لینے کی طاقت تو ودیعت کر رکھی تھی لیکن اکثر بلکہ مذکورہ واقعہ کے بعد زندگی کے ہر موڑ پر عفو و درگزر سے کام لیا اور کبھی کسی کی زیادتی پر اس سے بدلہ نہ لیا۔ بلکہ عفو و درگزر سے کام لینے میں ہی اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کیا۔

مختصر یہ کہ آپ نے ایک مثالی زندگی گذاری۔ عبادات کی پابندی بچپن سے ہی جزو طبیعت بن چکی تھی۔ سکول پھر ملازمت اور بعد میں کاروبار کے دوران بھی عبادات کی پوری حفاظت کی۔ اور جماعتی خدمات کو بھی نعمت عظمیٰ خیال کرتے ہوئے انتہائی ذوق و شوق سے بڑھ چڑھ کر ادا کرتے۔ ذیلی تنظیموں میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مثلاً ناظم اصلاح و ارشاد،

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خادم

بقائے دوام کا راز

ایک نہایت خوبصورت باغ جس میں خوشنما‘ رنگا رنگ پھول اپنی بھینی بھینی خوشبوؤں کے ساتھ‘ دیکھنے والوں کے دلوں کو سرور و دلکشی‘ ان کی آنکھوں کو طراوت اور دماغوں کو فرحت و تازگی سے ہمکنار کر رہے ہوں‘ اس باغ میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ فرش زمین پر بچھا ہو۔ قطار اندر قطار ہرے بھرے بلند وبالا درخت اپنے تازہ‘ شیریں اور خوش رنگ پھلوں کے ساتھ بہار اندر بہار کا سماں پیدا کر رہے ہوں۔ باغ کی نگہداشت اور دیکھ بھال کے لئے مستعد و چوکس اور ذمہ دار باغبان موجود ہوں جو بروقت اس کی آبیاری و آبپاشی اور شاخ تراشی وغیرہ امور سر انجام دیتے رہیں اور خشک و ناکارہ ہو جانے والے پودوں اور درختوں کی جگہ نئے صحت مند درخت لگا کر اس کی بہار و رونق کو برقرار رکھنے کے لئے لگاتار محنت اور مسلسل کوشش بھی جاری رکھیں اور اپنے رب کے حضور اپنے اس باغ کی حفاظت کے لئے عاجزانہ دعاؤں سے بھی کام لیتے رہیں تو آرائش چمن کی یہ مخلصانہ کوششیں اور مقبول دعائیں یقیناً رنگ لائیں گی اور اس باغ کی زندگی‘ اس کے ثمرات اور اس کی دلکشی و رعنائی ان باغوں کی بہ نسبت غیر معمولی طور پر لمبے عرصہ اور طویل مدت تک قائم رہے گی جنہیں دیکھ بھال‘ دعاؤں اور چمن آرائی کی مذکورہ صدر سہولتیں اور لوازمات میسر نہ ہوں۔

حضرت انسان کا اپنا وجود‘ اس کی روح اور جسم بھی ایک باغ کی مانند ہے جسے اس کے احسن الخالقین‘ رب العالمین نے فی احسن تقویم (بہترین شکل وصورت اور عقل و خرد اور دل و دماغ اور بے شمار صلاحیتوں‘ قابلیتوں اور خوبیوں کے خوش رنگ پھولوں کا حسین و جمیل گلدستہ بنا کر ایک اعلیٰ مقصد اطاعت و عبادت باری تعالیٰ اور اپنے بھائی بندوں کے حقوق ادا کرنے کی غرض سے) پیدا فرمایا ہے۔ دوسری تمام مخلوقات پر اسے فوقیت عطا کی‘ سب سے اشرف و اعلیٰ اور ممتاز بنایا ہے۔ پس ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے رب رحمان و منان کے عطا کردہ اس باغ کو حسن اعمال‘ پاکیزہ عادات و خصائل اور بندگان خدا کی ہمدردی و غمگساری اور اپنے محبوب و مقصود و معبود حقیقی کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کے پھولوں سے سجائے۔ اپنے تمام اعضاء اپنے دل و دماغ کو صحت مند رکھنے کے لئے طیب و حلال غذا متوازن غذا کھائے قوت لایموت کی ہر طرح فکر اور کوشش کرتا رہے اور اپنی روح کی تابندگی و تازگی کے لئے دعاؤں‘ ذکر الٰہی‘ استغفار اور رضائے باری تعالیٰ کی راہوں پر گامزن رہے کہ یہ باغ ایسے شیریں ثمار و ثمرات دیتا رہے جو خدا کے دین اور خدا کے بندوں کے لئے زندگی بخش ہوں۔ وہ شجر سایہ دار بن کر زندگی کے ایام بسر کرے تاکہ بھولے بھٹکے لوگ اس کے ٹھنڈے سایہ تلے آرام کریں۔ اس کی عادات ایسی سنور جائیں کہ شر کے تمام کانٹوں سے اس کا وجود پاک ہو جائے۔ اس کے گلشن ہستی کے پھولوں کی خوشبو سے اس کے پاس بیٹھنے والوں اس کے ساتھ چلنے والوں اس کے ہمنشینوں‘ دوستوں دشمنوں‘ اپنوں بیگانوں‘ رشتہ داروں‘ غیر رشتہ داروں سب کے دماغ معطر اور دلوں کی کھیتیاں شاداب ہوں‘ وہ ایسا ہو کہ ٹوٹے دلوں کو جوڑے‘ اجڑے گھروں کو آباد کرے۔ باہم دور ہو جانے والوں کو قرب کی دولت سے مالا مال کر دے۔ اس کا وجود ابر نوبہار بن کر سب پر برسے وہ سراپا خیر بن جائے۔ جسمانی روگوں بیماریوں اور لاچاریوں کا بھی علاج کرے کہ تا اس کا جسم تا دیر خدا کے دین اور خدا کے بندوں کے لئے نافع بنا رہے اپنی روح کے روگوں اور بیماریوں کا علاج بھی دعاؤں‘ ذکر الٰہی اور عاجزی و انکساری سے کرتا رہے کہ تا وہ روحانی طور پر بھی فیض رساں بنا رہے اسے دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آئے‘ وہ خدا کے قریب آئیں اور خدا کے بندے بن جائیں اور یوں اس کا گلشن ہستی ایسی بہاروں سے آشنا ہو جائے جو پھر کبھی خزاں کا منہ نہ دیکھے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جسمانی اور روحانی طاقتوں کو بے وقت کے بڑھاپے اور مرگ مفاجات سے بچانے کا یہی طریق ہے کہ اپنے اعضاء اور جوارح اور جسم اور روح کو مسلسل ضروری غذا دیتا رہے اور ان کے ہر روگ کا علاج کرتا رہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔

"انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخلق کا زمانہ آتا ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں اس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں اور کان شنوا نہیں ہو سکتے غرض کہ ہر ایک عضو بدن اپنے کام سے عاری اور معطل کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور غیر طبعی‘ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراض لاحقہ کا فکر نہ کرے‘ تو وہ انسان کو کمزور کر کے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں۔ جیسے نظام جسمانی میں یہ طریق ہے ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاق فاسدہ کو اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد اور (کلام الٰہی) کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آ جاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 86

حضرت بانی سلسلہ کے اس محولہ بالا ارشاد سے یہ امر عیاں ہوتا ہے کہ جس طرح ہوشیار اور وفادار باغبان اپنے باغ کی لمبی زندگی اور تازگی و

باقی صفحہ 6 پر

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

اعلیٰ اخلاق کے خیال رکھنے کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اخلاق کی حقیقت بیان کرنے کے بعد میں اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اعلیٰ اخلاق کیوں برتے جائیں اور برے اخلاق سے کیوں اجتناب کیا جائے؟

یورپ کے لوگ چونکہ فلسفہ اشیاء کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس سوال کو خاص اہمیت دی ہے اور ان میں سے محققین نے بڑے غور کے بعد اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ اعلیٰ اخلاق اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں۔ اس لئے خود اعلیٰ اخلاق کی خاطر نہ کہ کسی اور غرض سے ان کو قبول کرنا چاہئے۔ دینی ماہرین نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ انسان کو اخلاق کا اظہار بہ نیت ثواب کرنا چاہئے۔ اور امام غزالی یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی صحت کے خراب ہونے کے ڈر سے زنا سے بچے تو وہ متقی نہیں ہے۔

اس خیال پر مغربی خیال کے دلدادہ دو اعتراض کرتے ہیں۔

(1) جو شخص کسی مریض کا علاج اس کی صحت کے خیال سے نہیں بلکہ ثواب کی خاطر کرتا ہے کیا وہ تاجر نہیں۔ پھر جو شخص تجارت کے طور پر ان کاموں کو کرتا ہے وہ کیوں اچھا سمجھا جائے۔

(2) اگر کوئی شخص زنا سے اپنی حفاظت عزت یا صحت کے لئے بچے تو وہ کیوں عفیف نہیں ہے اور اگر عفیف نہیں ہے تو (احکام دینیہ) نے زنا سے منع کیوں کیا ہے تم کہتے ہو چونکہ اس طرح زنا سے بچنے میں ثواب کی نیت نہیں اس لئے وہ اخلاق نہیں کہلا سکتے۔ ہم پوچھتے ہیں خدا کسی کام کا ثواب کیوں دیتا ہے‘ اسی لئے نا کہ جس کام کے متعلق وہ کہتا ہے یوں نہ کرو وہ نہ کیا جائے اور جس کام کے متعلق وہ کہے کرو وہ کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کیوں کسی کام کے متعلق کہتا ہے کہ یہ کرو اور کیوں کہتا ہے کہ فلاں کام نہ کرو۔ اگر بغیر کسی حکمت تو (احکام دینیہ) بے معنی اور فضول ہوئے اور اگر کسی سبب سے اور حکمت کے ماتحت تو اس حکمت کو مد نظر رکھ کر کام کرنا کیوں اخلاق فاضلہ میں شامل نہ ہو گا۔ جس حکمت کو خدا تعالیٰ حکم دیتے وقت مد نظر رکھتا ہے اگر بندہ اسے کام کرتے وقت مد نظر رکھے تو اس کے کام کی قدر کیوں کم ہو جائے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے اگر زنا صحت یا قیام امن کے لئے منع فرمایا ہے تو جب ہم اسی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے زنا نہ کریں تو یہ کیوں اچھا خُلق نہ سمجھا جائے اور ہم کیوں ثواب کے مستحق نہ ہوں۔ اگر زنا سے منع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تو معلوم ہوا خدا تعالیٰ نے اس کی ممانعت کا یونہی حکم دیا ہے۔ پہلے اعتراض یعنی تجارت کا جواب یہ ہے کہ اس فعل اور تجارت میں کوئی مناسبت نہیں کیونکہ اخلاق حسنہ کی جزاء خدا تعالیٰ نے پہلے مقرر کر رکھی ہے اور کہہ چھوڑا ہے کہ جو فلاں افعال سے بچے گا اسے یہ بدلہ دیا جائے گا اور جو فلاں افعال کرے گا اسے یہ بدلہ دیا جائے گا۔ پس یہ تجارت نہیں بلکہ انعام ہے کیونکہ تجارت میں انسان اپنے کام کی قیمت خود مقرر کرتا ہے یہاں بدلہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے کا مقرر شدہ ہے اور طبعی بدلہ ہے۔ خواہ ہم خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت رکھیں یا نہ رکھیں وہ بدلہ ہمیں مل رہا ہے اور ملے گا پس یہ تجارت نہیں۔ تجارت تو یہ ہے کہ مثلاً ایک کے پاس گھی ہے اور دوسرے کے پاس روپیہ وہ روپیہ دے کر گھی خرید لیتا ہے لیکن بیچنے والا مختار ہے خواہ وہ اپنی چیز دے یا نہ دے۔ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے کیونکہ کام لینے والے نے خود ہی انعام کا وعدہ کیا ہے اور کام کرنے والے نے اس سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ پھر یہ فرق ہے کہ وعدہ کرنے والا وہ ہے جس کے ہم بہرحال محتاج ہیں۔ اگر وہ افعال جنہیں ہم بہ نیت ثواب کرتے ہیں نہ بھی ہوں تب بھی اسی کے احسان سے جیتے ہیں اس ایسے شخص کے انعام کو جس کے انعام کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے تجارت نہیں کہا جا سکتا تجارت اسی سے ہوتی ہے جس سے ہم مستغنی ہوں خواہ تعلق رکھیں یا نہ رکھیں۔

دوسرا اعتراض بالکل ٹھیک ہے بشرطیکہ یہ کہا جائے کہ اگر بہ نیت ثواب کوئی کام نہ ہو تو وہ اخلاق سے نہیں۔ اصل جواب ان اعتراضوں کا یہ ہے کہ تم لوگ ثواب کی حقیقت کو نہیں سمجھے‘ ثواب کے معنے اگر روپیہ پیسہ کے ہوں تو بے شک تمہارا اعتراض درست ہو سکتا ہے‘ مگر ثواب کے معنے روپیہ اور پیسہ کے نہیں ہیں بلکہ اس اعلیٰ مقصد کے حاصل ہونے کے ہیں جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم کامل الصفات ہو جائیں۔ ہمارے اندر وہ طاقت پیدا ہو جائے جس سے پاکیزگی ہمارا ذاتی جوہر ہو جائے اور ہم طہارت کا سرچشمہ ہو جائیں۔ جو انعامات کہ بظاہر مادی معلوم ہوتے ہیں وہ یا تو استعارے ہیں اور یا پھر اصل مقصد نہیں بلکہ لوازمات سے ہیں‘ اور لوازمات اصل مقصد نہیں ہوتے۔ ایک دوست کی انسان خاطر کرتا ہے‘ وہ خاطر اصل نہیں بلکہ لازمہ ہے‘ اصل دلی میلان اور اندرونی اتصال ہے۔ اسی طرح ثواب سے مراد کھانا اور پینا نہیں بلکہ کمال ذاتی کا حصول ہے۔ جیسا کہ (کلام الٰہی) میں آتا ہے۔

(۔) یعنی انسانی پیدائش کی غرض عبد بننا ہے۔ پس ثواب یہ ہے کہ انسان کو عبد بننے کی توفیق عطا ہو اور وہ کامل ہو جائے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اس غرض سے کام کرنے سے ہی اخلاق اخلاق کہلا سکتے ہیں ورنہ وہ صرف ظاہری مشقیں ہیں اور کچھ نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص ظاہری اخلاق کے مطابق عمل کرے گا وہ دنیا میں ایک حد تک فائدہ اٹھائے گا۔ لیکن اگر اس کی غرض ساتھ ہی کامل ہونے کی نہیں اور خدا کی رضا کی اسے جستجو نہیں تو کمال اسے کس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کے تنازعے کا اختتام

عراق میں اسلحہ کے معائنہ کاروں کا تنازعہ سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے بغداد کے دورے کے بعد ایک معاہدے کے نتیجے میں بظاہر اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ اور دنیا ایک ہولناک جنگ سے بچ گئی ہے۔ امریکہ نے اس سمجھوتے کو قبول کر لیا ہے مگر ساتھ ہی دھمکی دی ہے کہ اگر عراق نے اس پر پوری طرح عمل نہ کیا تو امریکہ یکطرفہ کارروائی کرے گا۔ دیگر بڑی طاقتوں فرانس جرمنی وغیرہ نے بھی اسے تسلیم کر لیا ہے۔ رسمی طور پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اس معاہدے کو سلامتی کونسل کے ممبران کے سامنے پیش کریں گے اور ان کی منظوری کے بعد اس پر عمل در آمد شروع ہو جائے گا۔

سرکاری طور پر ابھی اس معاہدے کے متن کا اعلان نہیں کیا گیا لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق اس معاہدے میں عراق کی سلامتی اور خود مختاری کی یقین دہانی کرائی گئی ہے اور عراق نے صدارتی محل کی آٹھ جگہوں کا معائنہ کرانے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

بلاشبہ یہ معاہدہ سیکرٹری جنرل کی فراست اور عالمی امور میں گہری دسترس کا نتیجہ ہے اور وہ اس پر بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ امریکہ نے اس معاہدے کو قبول کرنے کا جو اعلان کیا ہے وہ بتاتا ہے کہ امریکہ بھی اس تنازعے سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ امریکہ کو اپنے موقف کے حق میں عالمی حمایت حاصل نہ ہو سکی تھی۔ اس لحاظ سے عراق کے صدر صدام حسین سرخرو ٹھہرے۔ انہوں نے اعصاب کی اس جنگ میں فتح حاصل کی۔ خود امریکہ کے اندر امریکہ کی پالیسی کو قبول نہ کیا گیا اور صدر کلنٹن کے خلاف عوامی رد عمل کا اظہار ہوا۔

اگرچہ امریکہ نے کہا ہے کہ اس کی فوجیں ابھی خلیج میں موجود رہیں گی اور معاہدے پر عمل در آمد کا جائزہ لیا جائے گا۔ لیکن اب بظاہر معاہدے پر عمل در آمد میں کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی۔

اس معاہدے کا اور اس تنازعے کا عراق کو یہ فائدہ پہنچنا چاہئے کہ اب عراق پر سے اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم ہونی چاہئیں۔ ان پابندیوں نے عراق کے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا کر رکھ دی ہے۔ اب امریکہ کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے موقف میں سختی کو نرمی میں تبدیل کر دے۔ اور عراق کے خلاف مجنونانہ مخالفت کی شدت میں کمی کر دے۔ امریکہ کو احساس ہونا چاہئے کہ عالمی برادری اس کی پالیسی کی تائید نہیں کر رہی۔ اس لئے اب اسے عراق کے خلاف جارحیت کے خیالات کو بدلنا ہو گا۔

○○○

اترپردیش کی حکومت کا مسئلہ

ایک طرف بھارت میں عام الیکشن مرحلہ وار طور پر منعقد ہو رہے ہیں اور جلد ہی الیکشن کے نتائج سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔ دوسری طرف بھارت کے سب سے بڑے صوبے اترپردیش میں جس کا دارالحکومت لکھنؤ ہے قیادت اور حکومت کی جنگ میں شدت آ گئی ہے۔

اترپردیش میں بی جے پی کی حکومت کو گورنر نے برطرف کر دیا۔ گورنر کو صدر کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ اور صدر کا یہ نمائندہ عموماً طور پر وزیراعظم کے مشورے سے کام کرتا ہے اس لئے اترپردیش میں اس سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کی ذمہ داری میں نگران وزیراعظم آئی کے گجرال برابر کے شریک ہیں۔

گورنر نے بی جے پی کی حکومت ختم کی۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اس فیصلے کو ختم کر دیا۔ ایک دن کے بعد سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو مشروط طور پر بدلا اور 26۔ فروری کی تاریخ مقرر کی اور کہا کہ بی جے پی کی حکومت ایوان سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرے۔ بی جے پی نے اس پر محتاط رد عمل ظاہر کیا ہے جبکہ کانگرس نے اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ تاہم بی جے پی کے ترجمان نے پر اعتماد انداز میں کہا ہے کہ ان کی پارٹی اعتماد کا ووٹ حاصل کر لے گی۔ بی جے پی کے نامزد کردہ وزارت عظمیٰ کے امیدوار اٹل بہاری واجپائی نے صدر سے ملاقات کر کے گورنر کو برخاست کرنے کی درخواست کی ہے۔ اگر بی جے پی اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیتی ہے تو گورنر رمیش بھنڈاری کے اپنے عہدے پر قائم رہنے کا جواز باقی نہیں رہتا۔ لکھنؤ میں سرگرم سیاسی سرگرمیاں شروع ہیں اور بی جے پی اور کانگرس دونوں اپنی اپنی صفیں مضبوط کر رہی ہیں۔

○○○

معاہدے کی تفصیلات

عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی جو تفاصیل غیر سرکاری طور پر معلوم ہوئی ہیں ان کے مطابق اسلحہ کے معائنہ کار فوراً غیر مشروط طور پر بلا روک ٹوک عام مشکوک فوجی ٹھکانوں کا معائنہ کر سکیں گے۔ جبکہ آٹھ صدارتی محلات کے معائنہ کے لئے مخصوص طریقہ کار اختیار کیا جائے گا جس کے تحت خصوصی گروپ تشکیل دیئے جائیں گے۔ جن میں کوفی عنان کے مقرر کردہ سفارت کار اور معائنہ کار بھی شامل ہوں گے۔ معاہدے کے مطابق عراق نے سلامتی کونسل کی تمام قراردادوں کو تسلیم کر لیا ہے اس کے بدلے میں کوفی عنان سلامتی کونسل پر واضح کریں گے کہ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو اٹھانا کتنا ضروری ہے۔

دریں اثناء اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کار صدارتی محلات قرار دیئے جانے والے آٹھ متنازعہ مقامات کا معائنہ منگل سے شروع کر دیں گے۔

یورپی یونین ایران تعلقات

یورپی یونین نے ایران کے ساتھ وزراء کی سطح پر تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دس ماہ قبل جرمنی میں دہشت گردی کا الزام عائد کر کے یورپی یونین نے ایران کے ساتھ اعلیٰ سطحی منقطع کر لئے تھے۔ پندرہ یورپی ممالک کے وزراء خارجہ کے ایک اجلاس میں تہران کی طرف سے یورپ کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کے اشارے پر مثبت جواب دینے کا فیصلہ کیا گیا اجلاس میں کہا گیا ہے کہ ایرانی رویے سے عالمی برادری میں ایران کی دوبارہ شمولیت کے امکانات انتہائی روشن ہو گئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں ایران اور یورپی یونین کے وزراء ایک دوسرے کی طرف خیرسگالی کے دورے کریں گے۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31463 میں منظور احمد رہان ولد محمد ابراہیم صاحب قوم رہان پیشہ تعمیر مکان عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ پانچ مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 1000+1000 روپے ماہوار بصورت تعمیر مکان انہ پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منظور احمد رہان مکان نمبر 10/35 P دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حکیم نذیر احمد رہان مربی سلسلہ وصیت نمبر 15127۔ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد وصیت نمبر 13241۔

بقیہ صفحہ 5

شادابی کے لئے محنت شاقہ اور آبیاری اور شاخ تراشی کرتا، خشک و ناکارہ پودوں اور درختوں کی جگہ نئے تازہ پودے اور درخت لگانے کی جہد مسلسل سے کام لیتا ہے اسی طرح ہر انسان کو بھی اپنے باغ ہستی کو جسمانی و روحانی غذا سے سیراب کرنے کی سعی پیہم کرنا چاہئے، دعاؤں اور محبت الٰہی کے پانی سے اپنے گناہوں کی خشکی کا علاج کرنا چاہئے کہ تا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انسان کو جو جسمانی اور روحانی قویٰ عطا فرمائے ہیں ان پر قبل از وقت بڑھاپا طاری نہ ہو جائے اور بنی نوع انسان اور خدا کا دین اس کے جسمانی و روحانی فوائد سے جلد محروم نہ ہو جائیں بلکہ وہ اس کے نفع رساں وجود سے لمبے عرصہ تک متمتع ہوتے رہیں۔

اپنی ذات کے بعد انسان پر اپنے اہل و عیال کی ذمہ داری ہے۔ ماں باپ اور ان کے بچوں بچیوں پر مشتمل گھر بھی ایک باغ ہے۔ ماں باپ اگر اپنی اولاد کے سامنے اعلیٰ نیک نمونہ پیش کریں تو اس کا نیک اثر ان کے بچوں کے کردار میں نکھار پیدا کرے گا۔ پھر والدین ایک ذمہ دار باغبان کی طرح اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں مستقبل کی قومی و ملی اور جماعتی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے جتنی دعائیں کریں گے اسی نسبت سے ان کے گھر کے اس باغ کی عمر زیادہ ہو گی اور اس باغ کے تمام نونہالان (بچے بچیاں) اپنے خاندان، ملک و قوم اور جماعت کی عزت اور نام کو چار چاند لگانے کا موجب بنیں گے۔ اگر ہر گھرانہ اسی نہج پر اور اسی طرز پر اپنی اور اپنے بچوں کی دینی، اخلاقی و روحانی اور جسمانی نشوونما اور مستقبل کی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے اہل بنانے کے لئے لگاتار دعا اور محنت سے کام لے تو کوئی خلا پیدا نہ ہو گا۔ کوئی کمی واقع نہ ہو گی۔ کوئی کمزوری راہ نہ پائے گی بلکہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا فرد جب اپنی ذاتی، خاندانی ملکی و ملی اور جماعتی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے سر انجام دیتا چلا جائے گا تو ایسے خاندان اور گھرانے اور اقوام بیسیوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک دنیا میں قائم رہیں گی۔ شہرت عام اور بقائے دوام کا یہی راز ہے کہ جب ایک رہنما، سردار یا لیڈر دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کی جگہ لینے والا خاندانی اور قومی اور جماعتی اور ملکی معاملات کو چلانے والا اس سے بھی بہتر سردار ملتا چلا جائے تو ایسے لوگ یقیناً قیامت تک اس دنیا میں عزت کے ساتھ قائم رکھے جاتے ہیں۔ شہرت عام اور بقائے دوام کا یہی راز ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے یہی پیغام ہمیں اپنے ان اشعار میں دیا ہے کہ۔

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خدا کرے کہ ہمارے حق میں آپ کی یہ دعا پوری ہو اور ہم جماعت کے وفاشعاروں اور اہل وفا میں شمار ہوں۔

"میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو"
(آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ 4

نگران شعبہ سمعی و بصری، زعیم حلقہ، ناظم اطفال، جماعتی عہدوں پر معاون سیکرٹری مال اور پھر سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت کرتے رہے۔ زندگی کے آخری ایام میں ناظم اصلاح و ارشاد کے اہم شعبہ پر فائز تھے۔ دعوت الی اللہ کا شوق جنون کی طرح تھا۔ زیارت مرکز کے جب بھی پروگرام بنتے تو اپنے حلقہ احباب میں سے دوستوں کو لیکر جاتے اور خود بھی دعوت الی اللہ کرتے رہتے۔ واپسی پر دوسرے زیر دعوت دوستوں کو مختلف طریقوں سے دعوت الی اللہ کرتے کہ مرکز میں فلاں شخص نے یہ سوال کیا اور اس کا اس طرح سے جواب دیا گیا۔ اور اس طرح نئی نئی راہیں تلاش کرتے رہتے۔

حتی الوسع جماعتی ذمہ داریوں کو انتہائی سرگرمی سے ادا کرتے رہے۔ وفات سے چند دن قبل آپ نے سر کے تمام بال منڈوائے تھے۔ ایک روز دوستوں کے ساتھ بیٹھے لڈو یا کوئی اور کھیل کھیل رہے تھے کہ اجلاس کا وقت ہو گیا اور آپ گیم وہیں ادھوری چھوڑ کر اجلاس کے لئے جانے لگے تو دوستوں نے ادھر ادھر سے پکڑ لیا کہ نہیں پہلے گیم مکمل کرو۔ چنانچہ اسی پکڑ دھکڑ میں دوستوں نے سر سے ٹوپی اتار لی۔ کہ اب ننگے سر جبکہ بال بھی بالکل چھوٹے ہیں کیسے اجلاس پر جائیں گے۔ لیکن آپ اس طرح اجلاس پر حاضر ہو گئے۔ اور رومال سے سر ڈھانپ لیا۔ لیکن غیر حاضر نہ ہوئے۔

ہر سطح پر اپنے راعی کی اطاعت کے لئے کوشاں رہے اور مرکزی ہدایات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور امامت کے ساتھ تو قلبی لگاؤ تھا۔ MTA کا جب ابھی آغاز ہی ہوا تھا تو نزدیک سہولت نہ تھی گھر سے ڈیڑھ دو کلومیٹر دور جانا پڑتا تھا۔ آپ خطبہ سے گھنٹے دو گھنٹے قبل ہی چلے جاتے اور بعد میں بھی دیر تک انتہائی دلچسپی سے بیٹھے پروگرام دیکھتے رہتے۔ غرض آپ کی بہت سی پاکیزہ ادائیں تھیں کس کس کا ذکر کروں۔ شائد یہی پاکیزہ ادائیں ان کو بہت جلد جلد ترقی کی منازل طے کراتی ہوئی آسمان روحانی کی بلندیوں تک کھینچ کر لے گئیں۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

بھائی جان کی راہ مولیٰ میں قربانی سے کچھ عرصہ قبل جو میری ملاقات ہوئی اس وقت ہم دونوں ہی تھے دوسرا کوئی پاس نہ تھا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں سوچتا ہوں کہ کتنا لمبا عرصہ ہو چکا ہے کہ ہمارے خاندان میں کسی کی وفات کا واقعہ نہیں ہوا۔ اور اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ایسا کوئی صدمہ پہنچنے والا ہے۔ بھائی جان کی طبیعت میں ایک خاموشی اور سنجیدگی تھی کہ آپ اپنا غم کبھی کسی کے سامنے بیان نہ کرتے تھے۔ اس وقت تو میں بالکل نہ سمجھ سکا کہ یہ کیا بات ہو رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ عندیہ ملتا ہے کہ بھائی جان کو ضرور کوئی ایسی خواب آئی ہو جس میں ایسا کوئی نظارہ دکھایا گیا ہو۔ لیکن آپ اس کا کھل کر اظہار نہ کر سکے۔ اور یہ بات کہ وہ کیا بات تھی بھائی جان اپنے سینے میں ہی ساتھ لے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا انتہائی قرب عطاء فرمائے اور اس قربانی کو بأحسن قبول فرمائے۔ آمین

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ (جو آپ کے صرف ساڑھے چار ماہ بعد وفات پا گئیں۔) اور آٹھ بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور والدین کی نیک عادات اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ اور ہر آن خود ہی ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

○○○

گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات کا اعزاز

○ گورنمنٹ مسلم کالج برائے خواتین نارووال کے بین الکلیاتی مقابلہ جات منعقدہ 11۔ نومبر تا 13 نومبر 1997ء میں جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے۔

1۔ عزیزہ آصفہ امین نے مقابلہ حسن قرات میں سوئم اور فتح مبین نے مقابلہ نعت میں اول پوزیشن حاصل کی۔

2۔ مشاعرہ میں صادقہ عنبر نے غزل میں اول اور امتہ النور نے نظم میں دوئم پوزیشن حاصل کی اور رواں ٹرافی کی حقدار قرار پائی۔

3۔ پنجابی ٹاکرہ میں امتہ السمیع نے دوئم اور امتہ النور نے سوئم انعام حاصل کیا اور رواں ٹرافی حاصل کی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزازت طالبات اور ادارہ کے لئے بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ)

اعلان سکالرشپ

○ برطانیہ کی جملہ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر صاحبان اور پرنسپل صاحبان کی کمیٹی (CVCP) نے اورسیز ریسرچ ایوارڈ سکیم کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس سکیم میں صرف پوسٹ گریجوایٹ تعلیم مکمل کرنے والے طلبہ ہی درخواست دینے کے اہل ہیں۔ یہ ایوارڈ صرف پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ پروگرام کے لئے ہے اور اس کو حاصل کرنے سے قبل برطانیہ کی کسی یونیورسٹی میں جہاں پر درخواست دینے سے یہ سکالرشپ مل سکتا ہو۔ داخلہ حاصل کرنا ضروری ہو گا۔ اس کے لئے یونیورسٹی رجسٹرار سے ORS ایوارڈ کے فارم طلب کر کے بروقت درخواست دینی ہو گی۔ اس کی آخری تاریک 27 اپریل 98 ہے تمام معلوماتی لٹریچر اس ایڈریس پر لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔

CVCP (ORS AWARDS)
WOBURN HOUSE
20 TAVISTOCK SQUARE
LONDON WC 1H 9HQ (U.K)
Email:- info cvcp.ac.uk
Web:- www.cvcp.ac.uk

درخواست دعا

○ مکرمہ فوزیہ روبینہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا وحید برلاس احمد صاحب الیکٹرک ورکس راولپنڈی کی الجھی ہوئی آنتوں کا دوبارہ اپریشن رابعہ ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 18 فروری کو کیا گیا ہے۔ اپریشن کے بعد پیچیدگیوں سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ نصرت متین صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ علوی صاحب بعمر 24 سال حلقہ بشیر آباد کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 98-2-11 بروز بدھ وفات پا گئی ہیں احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی 98,97 بعنوان تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع

○ اول۔ مجد الدین گلبرگ لاہور
دوم۔ مظفر احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
سوم۔ محمد شکر اللہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

عرفان سیف ربوہ۔ منور احمد ناصر فیصل ٹاؤن لاہور۔ بلال احمد لطیف آباد حیدر آباد۔ اے جی نجم دولیاں جٹاں آزاد کشمیر۔ نوید احمد نعیم نارتھ کراچی۔ ناصر محمود رضا دار الفضل فیصل آباد۔ آصف توحید ربوہ۔ آصف الرحمان قمر دار الذکر فیصل آباد۔ ثاقب کامران ملیر کینٹ کراچی۔ سلیم احمد اختر دار الفضل فیصل آباد۔ احمد فراز مامون دار الذکر فیصل آباد۔ ریحان باسم خان دار الذکر لاہور۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

تلاش گمشدہ

○ ارشد محمود جس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں 20 فروری سے لاپتہ ہے اس کا رنگ گندمی ہے پاؤں میں سوتی پہنے ہوئے ہے اور چادر اوڑھی ہوئی ہے۔ قد پانچ فٹ پانچ انچ ہے۔ جس صاحب کو بھی ملے ملک محمد اشرف صاحب یا ملک محمد افضل صاحب حلقہ نصیر آباد سلطان ربوہ فون نمبر 213153 کو اطلاع دیں۔

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے نئے سیشن میں مختلف پبلک میڈیکل و ڈینٹل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ نظارت تعلیم کو آخری اوپن میرٹ ارسال کریں اس کے علاوہ جن اداروں میں مختلف اضلاع کی سیٹیں بھی موجود ہیں وہ ان سیٹوں کا بھی آخری میرٹ ارسال کریں تاکہ دوران سال نظارت حذا سے رابطہ کرنے والے طلباء و طالبات کی مناسب رنگ میں رہنمائی کی جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 5

طرح حاصل ہو گا۔ باطنی اور ذہنی افعال کا دارو مدار تو نیتوں پر بہت ہی مبنی ہے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جسمانی افعال بھی نیتوں سے وابستہ ہیں ورزش کرتے وقت اگر جسم کا خیال رکھا جائے تو اعلیٰ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور اگر نہ رکھا جائے تو ادنیٰ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم رضائے الٰہی کے لئے اخلاق پر عمل کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کے حصول سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں آئندہ کچھ دے بلکہ یہ ہے کہ اس کے دیئے ہوئے کا شکر ادا کریں۔ اور اخلاقی طور پر اس کے حضور سرخرو ٹھہریں۔

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں معترض خود اپنی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اگر انعام کا مل جانا خود غرضی ہے تو اس کے اندر بھی خود غرضی موجود ہے۔ ہم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ بیمار کا علاج کوئی شخص کیوں کرتا ہے۔ اگر وہ کہے دلی رحم کی وجہ سے، تو پھر یہ خوبی نہ رہی کیونکہ اگر اسے دل مجبور کرتا ہے کہ ضرور علاج کرو تو پھر علاج کرنے والے کی یہ خوبی نہیں وہ تو اپنے دل سے مجبور ہو کر کر رہا ہے۔ اگر یہ نہیں تو کوئی اور وجہ ہو گی اور وہ تعاون کا خیال ہے۔ انسان سمجھتا ہے آج میں کسی کا علاج کروں گا تو کل میرا بھی کوئی کرے گا۔ اس میں بھی بدلہ ملنے کا خیال ہو گیا۔ اس کے مقابل پر ہماری طرف دیکھو کہ ہم یہ نیت نہیں رکھتے کہ جو ہم کام کرتے ہیں ان کا بدلہ روپیہ پیسہ کے شکل میں ہمیں آئندہ ملے۔ بلکہ یہ نیت کرتے ہیں کہ ہم اس پہلے انعام کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف سے مل چکا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت ارشادات کو سمجھنے اور ان پر کامل طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ پرچون کی سطح پر جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف ملک بھر میں ہڑتال کی گئی۔ کراچی۔ فیصل آباد۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ بہاولنگر۔ جھنگ۔ گوجرانوالہ۔ چشتیاں۔ مچن آباد۔ سمیت کئی شہروں اور قصبوں میں مکمل ہڑتال رہی۔ لاہور میں بھی متاثرہ بڑی مارکیٹوں کی اکثریت نے ہڑتال میں حصہ لیا۔ لاہور میں ٹریفک بلاک کرنے پر انجمن تاجران پنجاب کے صدر اظہر سعید بٹ کو گرفتار کرلیا گیا ساتھیوں نے چھڑانے کی کوشش کی تو پولیس نے لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔ احمد پور شرقیہ اور بھلوان میں ہڑتال نہیں ہوئی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ تاجر ہمارے بازو ہیں۔ ہڑتال بے جواز تھی۔

○ اے این پی کی قیادت نے وزیر اعظم محمد نواز شریف کی حکومت پر چھوٹے صوبوں کو ان کے حقوق نہ دینے اور پختونخواہ کے ایشو پر اپنے وعدے سے انحراف کے الزامات عائد کرتے ہوئے مسلم لیگ (ن) کے ساتھ اپنا طویل سیاسی اتحاد توڑ رہا ہے۔ اے این پی کے وفاقی وزیر مواصلات اعظم ہوتی سمیت سرحد کابینہ میں شامل اے این پی کے تمام وزراء نے استعفے دے دیئے ہیں۔

○ اے این پی کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ پنجاب کی بالادستی میں ون یونٹ قائم نہیں ہونے دیں گے۔ صوبے مطمئن نہ ہوئے تو مرکز میں بھی کوئی چین کی نیند نہیں سو سکے گا۔ ون یونٹ کے خلاف ہماری قربانیاں تاریخ کا حصہ ہیں۔ سرحد کا نام پختونخواہ ہے اور رہے گا۔ مضبوط پاکستان کے حامی ہیں۔ مگر مضبوط مرکز کو پاکستان کے خلاف سازش سمجھتے ہیں۔

○ نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ سرحد اسمبلی کا احترام نہ کرکے نواز شریف نے عملاً ملک میں ون یونٹ قائم کردیا ہے۔ پنجاب ایک طرف اور باقی صوبے دوسری طرف ہیں۔ پختونخواہ چھوڑ رہے ہیں نہ چھوڑ سکتے ہیں۔ اب مسئلہ نام کا نہیں اسمبلی کے اختیار اور صوبائی خود مختاری کا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) اے این پی اتحاد ٹوٹنے پر بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے وفاقی حکومت پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ مرکزی مسلم لیگ کو بھاری اکثریت حاصل ہے۔ البتہ سینٹ میں دو تہائی اکثریت پر اثر پڑے گا اور اب کوئی آئینی ترمیم منظور کرانے میں حکومت کو دشواری ہوگی۔ جہاں تک صوبہ سرحد کا تعلق ہے وہاں بھی مسئلہ بگڑ سکتا ہے۔ اے این پی سرحد کی حکومت ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ موجودہ حکومت کے بارے میں جو تاثر تھا کہ اپنے اتحادیوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہئے وہ ختم ہوگیا ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اے این پی کے جانے سے ہماری پارلیمانی قوت متاثر نہیں ہوگی۔ حلیف جماعتوں کا رویہ کیسا بھی ہو۔ نظریاتی تقاضوں سے انحراف نہیں کرسکتے۔ پیپلز پارٹی سے اتحاد نہیں کریں گے۔

○ اے این پی کے مرکزی صدر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ اتحاد ٹوٹنے کی بڑی وجہ پختونخواہ نہیں بلکہ صوبائی خود مختاری ہے۔ وفاقی حکومت صوبائی اسمبلیوں کو ان کا بنیادی حق دینا نہیں چاہتی۔ وہ وفاق کے نام پر مضبوط مرکز کا شوق پورا کرنے میں مصروف ہے۔

○ سرگودھا سے براستہ فیصل آباد کراچی جانے والی ایکسپریس 8 بج کر 5 منٹ پر جونہی فیصل آباد سے روانہ ہوئی تو فیصل آباد کے قریب رسالے والا کے قریب پہنچتے ہی 8 بج کر 12 منٹ پر بوگی نمبر 9 میں زوردار دھماکہ ہوا جس سے بوگی کی چھت اڑ گئی۔ 3 مسافر موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ ایک درجن زخمی ہوئے 5 مسافروں کی حالت نازک ہے۔ خدشہ ہے کہ جاں بحق ہونے والے مسافروں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو بتائی جارہی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ ججوں پر تنقید کرنے والے ارکان پارلیمنٹ کو نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔ جسٹس جہانگیری نے کہا کہ ارکان پارلیمنٹ کو حاصل استحقاق کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آئین کی بھی خلاف ورزی کرلیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں عبوری حکومت قائم کرکے نئے انتخابات کرائے جائیں۔ حکمرانوں نے چیف جسٹس کو نکال دیا۔ مگر میں ان کے گلے میں اٹکی ہوئی ہوں بھٹو کی پھانسی پر ہمارے کارکنوں نے خود سوزی کی۔ لیکن عدالت کے دروازے نہیں توڑے۔ نواز شریف نے صرف 6 ماہ کی سزا سے بچنے کے لئے سپریم کورٹ پر دھاوا بول دیا۔ احتساب کرنا ہے تو پہلے نواز شریف اور سیف الرحمان کو ہتھکڑی لگائی جائے۔

○ مانگا منڈی کے قریب مسافروں سے بھری بس ٹرالر سے ٹکرا جانے کے نتیجہ میں 7 افراد ہلاک اور 15 زخمی ہوگئے ہیں بس صادق آباد سے لاہور آرہی تھی۔ کہ دوسری بس کو اوورٹیک کرتے ہوئے ٹرالر سے ٹکر ہوگئی۔

○ چنیوٹ میں نقاب پوشوں کی فائرنگ سے تحریک جعفریہ چنیوٹ کے سیکرٹری ذوالفقار احمد جاں بحق ہوگئے۔

○ مشرق وسطی میں امریکی بالادستی کے خلاف ایران اور روس متحد ہوگئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ امریکہ دوسروں پر اپنی رائے مسلط کرنے سے گریز کرے۔ بی بی سی کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے عراق کے ساتھ کئے گئے معاہدے پر عمل کرانے کے لئے تیزی سے اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ سری لنکا کے واشنگٹن میں سفیر جے انتاد عراق کے صدارتی محلوں کی تلاشی لینے والی ٹیم کے سربراہ ہوں گے۔

○ امریکی وزارت خارجہ کے دفاتر میں فوجی معلومات رکھنے والے کمپیوٹروں میں نامعلوم "چور" گھس گئے اور اہم فوجی راز حاصل کر لئے۔

○ جناب چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ججوں کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لانا غیر آئینی ہے۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ادارے اپنی حد میں رہیں تو بحرانوں سے بچا جا سکتا ہے۔

○ مردم شماری میں اساتذہ کی اکثریت کے مصروف ہو جانے کی وجہ سے پنجاب حکومت نے صوبے بھر کے مڈل و پرائمری سکولوں میں 28۔ فروری سے 19۔ مارچ تک چھٹیاں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ تعلیم کے سرکلر کے مطابق تمام پرائمری اور مڈل سکول دوبارہ 20۔ مارچ کو کھلیں گے۔

○ جرمن ڈاکٹروں نے خون کی نالیاں بڑھانے والی دوا ایجاد کرلی ہے۔ جو دل کی طرف خون کی سپلائی بھی بڑھائیں گی۔

○ چیئرمین ریونیو سروسز نے کہا ہے کہ سیلز ٹیکس زبردستی وصول کیا جائے گا۔ تاجروں نے جو تجاویز دی ہیں وہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کو قبول نہیں۔ عالمی ادارے صارف سے ٹیکس وصول کرنا چاہتے ہیں۔

○ ایک جاپانی کمپنی نے "بولنے والا" فریج ایجاد کیا ہے جو ضرورت پڑنے پر آپ سے کہے گا "مجھے صفائی کی ضرورت ہے۔ یا آپ دروازہ بند کرنا بھول گئے ہیں"

○ ایک انگریزی روزنامے کی خبر کے مطابق پانچویں خانہ شماری اور مردم شماری جو 2۔ مارچ سے شروع ہونے والی تھی ایک بار پھر غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کردی گئی ہے حکومت نے یہ فیصلہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کی طرف سے ایک خط ملنے کے بعد کیا ہے جنہوں نے کہا ہے کہ ڈیٹا بیس کے انتظامات مکمل نہیں ہو سکے۔ حکومت اس بارے میں رسمی اعلان چند روز میں کردے گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مردم شماری ملتوی کرنے کی ایک اور درخواست سندھ کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے بھی کی گئی تھی۔ انہوں نے ایم کیو ایم اور افغان مہاجروں کے حوالے سے مردم شماری ملتوی کرنے کو کہا ہے۔ مردم شماری کا فیصلہ موجودہ حکومت نے گذشتہ سال کے نصف میں کیا تھا۔ پہلے اکتوبر کی تاریخ دی گئی پھر دو صوبوں کے اعتراض پر 2۔ مارچ مقرر کی گئی۔ یہ مردم شماری 1991ء میں ہونی چاہئے تھی۔ اس وقت اب تک مسلسل ملتوی ہو رہی ہے۔

○ افغانستان میں طالبان حکومت کے سربراہ ملا محمد عمر نے شمالی اتحاد کو مذاکرات کی پھر دعوت دے دی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم افغانستان کی تعمیر و ترقی اور بحالی کی خاطر مخالفین سے قیام امن کی کوششیں دوبارہ شروع کرنے کو تیار ہیں۔

فینسی گولڈسمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212868 رہائش 212867

پلاٹ برائے فروخت
برموقع شکور پارک پلاٹ نمبر 1 برقبہ 10 مرلہ برلب سڑک نزد خالدہ ہسپتال ربوہ
برائے رابطہ: عبدالرحمٰن
رحمان جنرل سٹور گولبازار۔ ربوہ
گھر: 995 ☎ دوکان 213160 PP

مکان برائے فروخت/کرایہ
سات مرلہ خوبصورت گھر تین بیڈ، اٹیچ باتھ لاؤنج، ڈرائنگ/ڈائننگ، بڑا پورچ قابل دید ڈیزائن مناسب قیمت برائے فروخت کرایہ کیلئے واقع نزد عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ
رابطہ: ملک محمود انور لاہور
فون: 6651553

نیا موسم نئی ورائٹی
نئے موسم کے مطابق اعلیٰ رنگوں اور نہایت اعلیٰ ورائٹی میں امریلیہ • ڈبل امریلیہ • اے لائن اور کڑھائی والے کوٹ برقعے دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ اعلیٰ کپڑے میں مردانہ • ڈبل پریس سوٹ • ٹوپیس سوٹ • لیڈیز گرم کوٹ پتلون۔ اچکن۔ واسکٹ بھی دستیاب ہیں اور سلائی کا بھی انتظام ہے نیٹ جارجٹ • ڈبل جارجٹ • ٹرپل جارجٹ • سٹون واش شنگھائی • ویلوٹ اور اعلیٰ کوالٹی کے دوپٹوں کے علاوہ کوٹ • پینٹ کیلئے لارنس پور کی ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز، ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
نزد MCB دوکان گلی کے اندر
☎ 211365